

فن اسماء الرجال کی اہم مؤلفات صوری و تاریخی درجہ بندی

Abstract:

The first 'Hijra' century is deemed to be the preliminary phase of the evolution of Islamic Studies. In the first decade of this century, the Holy Prophet (peace and mercy to be upon him) fulfilled the divine and sacred obligation of the Educational, Moral and Spiritual uplift of the first group of his disciples. He (peace and mercy be upon him) gave them guidance in every walk of life. This vary group of 'Ummah' transmitted the sayings and directions of the Holy Prophet (peace and mercy be upon him) from amalgamation and external influence, the 'Art of the principles of Hadith' The 'Art of the probity and scrutiny of "Hadith" and its narration' and the 'Art of the names and particulars of the narrators' were introduced in the said period. These 'Arts' and principles were used for examining the text of the sayings of the Holy Prophet (peace and mercy be upon him) as well as for probing into the life-history, family background, moral character, truthfulness, trustworthiness, reliability, genius and memory of the narrators. In fact, these principles and 'Arts' were far better than the 'information sciences' of the present world.

As stated by a famous German orientalist, Dr. Sprenger, the life conditions of those half a million individuals can be judged and examined y means of the 'Art of probity and scrutiny' who had ever concerned themselves with the narration or authentication of the sayings of the Holy Prophet (peace and mercy be upon him).

The "Art of the names and particulars of the narrators" can be categorized as follows:

1. Books regarding the identification of the companions of the Holy Prophet (peace and mercy be upon him)
2. Books regarding various classes of the narrators
3. Books regarding the common narrators
4. Books regarding the narrators of some particular books of 'Hadith'
5. Books regarding the trustworthy narrators
6. Books regarding the unreliable narrators
7. Books regarding the narrators belonging to particular countries/ cities.

فن اسماء الرجال کی اہم مؤلفات صوری و تاریخی درجہ بندی

ڈاکٹر عطاء الرحمن ☆

ڈاکٹر حافظ عبدالغفور ☆☆

پہلی صدی ہجری اسلامی علوم کے ارتقائی مراحل کا اولین مرحلہ ہے۔ اس صدی کے ابتدائی عشرہ میں نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کے پہلے طبقہ کی تربیت، تزکیہ و تطہیر اور علمی و روحانی پرورش کا مقدس فریضہ سرانجام دیا اور زندگی کے مختلف شعبوں میں ان کو ہدایات دیں اور ان کی رہنمائی فرمائی۔ امت کے اس ابتدائی طبقے نے نبی کریم ﷺ کی ہدایات و فرامین کو تحریر اور زبان دونوں کو اگلے طبقے تک منتقل کیا۔ یہ سلسلہ دوسری صدی کے نصف اول تک جاری رہا۔ اسی دور میں نبی کریم ﷺ کی احادیث کو خط ملط ہونے اور خارجی اثرات سے محفوظ کرنے کیلئے اصول حدیث، جرح و تعدیل اور اسماء الرجال کا علم معرض وجود میں آیا جس کے تحت نہ صرف حدیث کے متن کو جانچا اور پرکھا گیا بلکہ ان لوگوں کے حالات زندگی، خاندان و نسب، کردار و ثقافت، عدالت، راست بازی، قوت ادراک اور قوت حافظہ کی بھی ایسی چھان بین کی گئی کہ جدید دور کے اطلاعی علوم (Information Sciences) بھی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتیں۔

فن اسماء الرجال اور علم جرح و تعدیل کے ذریعے، جیسا کہ مشہور جرمن مستشرق ڈاکٹر سپرنگر (Sprenger) نے لکھا ہے، پانچ لاکھ ایسی شخصیتوں کے حالات معلوم کئے جاسکتے ہیں جن کا کسی بھی مرحلے میں حدیث کی روایت اور سند سے تعلق رہا ہو۔ (۱) اسماء الرجال پر کئے گئے کام کو سات قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

۱۔ کتب معرفۃ صحابہ

۲۔ کتب طبقات

۳۔ عام روادۃ حدیث پر کتب

۴۔ مخصوص کتب حدیث کی رجال پر کتب

۵۔ کتب ثقات

۶۔ کتب ضعفاء

۷۔ کتب روادۃ بلا و مخصوصہ

۱۔ کتب معرفۃ صحابہ: تراجم صحابہ کرامؓ پر بہت سے علماء نے کتابیں لکھی ہیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل زیادہ مشہور کتب ہیں:

☆ اسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف مالاکنڈ، چکدرہ، دیر۔

☆☆ سابق ڈائریکٹر شاخ زاید اسلامک سینٹر پشاور یونیورسٹی۔

لاستیعاب فی معرفة الاصحاب :

یہ ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر نمری قرطبی مالکی (المتوفی ۴۶۳ھ/۱۰۷۱ء) کی تصنیف ہے۔ مصنف نے یہ نام خیال سے رکھا ہے کہ انہوں نے اس کتاب میں ان تمام صحابہ کرامؓ کا احاطہ واستیعاب کر لیا ہے، جن کا ذکر کہیں آیا ہے۔ مگر حقیقت ہے کہ مصنف سے بہت سے صحابہ کرامؓ کے تراجم چھوٹ گئے ہیں۔ کیونکہ اس کتاب میں صرف ۳۵۰۰ صحابہ کرامؓ کے تراجم ذکر ہیں۔ مصنف نے صحابہ کرامؓ کے نام اور تراجم حروف ہجاء کی ترتیب سے ذکر کئے ہیں۔ اسماء کو ذکر کرنے کے بعد جو حضرات کنیت سے مشہور ہیں ان کو ذکر کیا ہے۔ کنیتوں کو بھی حروف ہجاء کی ترتیب سے ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد صحابیات کا ذکر اور آخر میں صحابیات میں جو کنیت سے مشہور ہیں، کا ذکر کیا گیا ہے۔

(ب) اسد الغابة فی معرفة الصحابة :

یہ مشہور مؤرخ عز الدین ابوالحسن علی بن محمد بن الاثیر (المتوفی ۶۳۰ھ/۱۲۳۳ء) کی تالیف ہے۔ مصنف نے اس کی جمع و ترتیب میں نہایت سعی اور کوشش کی ہے۔ تراجم کی ترتیب آپ نے نجم (یعنی الفبائی) کے مطابق رکھی ہے۔ اسم کے اول حرف سے لے کر آخری حرف تک بلکہ باپ دادا اور قبیلے کے نام تک اس ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اس کے رموز مصنف نے اس طرح دیئے ہیں :

(د) لابن مندہ، ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ (المتوفی ۳۰۱ھ/۹۱۳ء)

(ع) لابی نعیم، احمد بن عبد اللہ الاصفہانی (المتوفی ۴۳۰ھ/۱۰۳۸ء)

(ب) لابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ القرطبی (المتوفی ۴۶۳ھ/۱۰۷۰ء)

(س) لابی موسیٰ محمد بن عمر المدینی (المتوفی ۵۸۱ھ/۱۱۸۵ء)

مصنف ہر شخص کے احوال ذکر کرنے سے قبل ان کا ذکر کرتا ہے اور سوانح حیات تحریر کرنے کے بعد دوبارہ ان مصنفین کے ناموں کو دہراتا ہے، جنہوں نے اسے ذکر کیا ہو۔ اس کتاب میں ۵۵۴ صحابہ کرامؓ کے تراجم کا تذکرہ ہے۔

(ج) الاصابة فی تميز الصحابة :

یہ حافظ شہاب الدین احمد بن علی العسقلانی (المتوفی ۸۵۲ھ/۱۴۴۸ء) (۶) کی تالیف ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے نہایت جامع اور مشہور ہے۔ مصنف نے صحابہ کرامؓ کے تراجم کو ابن الاثیرؒ کی ترتیب پر ذکر کیا ہے۔ یعنی پہلے صحابہ کرامؓ کو اسماء سے اس کے بعد جو حضرات کنیتوں سے مشہور ہیں، ذکر کئے ہیں۔ اس کے بعد صحابیات کا ذکر اور بعد میں جو صحابیات کنیتوں سے مشہور ہیں ان کا ذکر کیا ہے۔ البتہ اس مذکورہ ترتیب کے ساتھ آپ نے ایک اور نیا طریقہ اختیار کر کے کتاب کو چار قسموں میں تقسیم کیا ہے۔

قسم اول:

مصنف نے اس قسم میں اُن صحابہ کرامؓ کا ذکر کیا ہے۔ جن کی صحابیت کسی روایت یا اور کسی ذریعہ سے معلوم ہو سکی ہے۔

قسم دوم:

اس قسم میں اُن نو عمر صحابہ کرامؓ کا ذکر ہے جو اب تک عہد بلوغت کو نہیں پہنچے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اس دارِ فانی سے رخصت

ہو گئے۔

قسم سوم:

اس میں مختصر میں کا ذکر ہے۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے عہد جاہلیت اور عہد اسلام دونوں زمانے پائے تھے۔ مگر کسی بھی ذریعہ سے ثابت نہ ہو کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی تھی۔ یہ لوگ بالاتفاق صحابہ نہیں صحابہؓ کے زمانے کے لوگ ہیں۔ اس لئے ان کا ذکر بھی کیا جاتا ہے۔

قسم چہارم:

محققین کی کتب میں غلطی سے یا شک یا وہم کی بناء پر جن لوگوں کو صحابہؓ کی فہرست میں ذکر کیا گیا تھا۔ اس غلطی یا وہم یا شک سے آگاہی کے لئے ایسے لوگوں کو قسم چہارم میں ذکر کیا جاتا ہے۔ (۷)

۲۔ کتب الطبقات: یہ وہ کتابیں ہیں جن کے مصنفین نے رجال کے مختلف طبقات قائم کئے ہیں اور ان کے حالات طبقہ بعد طبقہ اپنے عہد تک بیان کئے ہیں۔ اس طرز پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں اُن میں مشہور حسب ذیل ہیں:

(۱) الطبقات الكبرى:

یہ ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی البصری (المتوفی ۲۳۰ھ/ ۸۴۵ء) (۸) کی تصنیف ہے۔ طبقات آٹھ جلدوں پر مشتمل ایک علمی خزانہ ہے۔ اس کی اولین دو جلدیں سیرتِ نبویؐ پر مشتمل ہیں۔ اس کے بعد صحابہ کرامؓ کے تراجم طبقات کے لحاظ سے لکھے گئے ہیں، پھر تابعین اور ان کے بعد کے علماء کے حالات اپنے عہد تک لکھے گئے ہیں۔ یہ اپنے موضوع پر نہایت عمدہ اور بہترین کتاب ہے۔ تاریخ و رجال کے اہم و مستند مصادر میں سے ہے۔ اس کی آخری جلد صحابیاتؓ کے لئے مخصوص ہے۔ (۹)

(ب) تذکرة الحفاظ:

یہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی (المتوفی ۴۸۸ھ/ ۱۳۴۷ء) (۱۰) کی تصنیف ہے۔ یہ صحابہ کرامؓ سے لے کر مؤلف کے دور تک کے حفاظِ حدیث کے تذکروں پر مشتمل ہے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں:

هذه تذکرة باسماء معدّلى حملة العلم النبوى، ومن يرجع الى اجتهادهم فى التوثيق

والتضعیف، والتصحيح والتزيف۔ (۱۱)

یہ حاملانِ علم نبویؐ کی عدالت بیان کرنے والوں کا تذکرہ ہے۔ جن کے اجتہاد پر توثیق وتضعیف اور تصحیح وتزئیف (کھوٹ بیان کرنا) میں رجوع کیا جاتا ہے۔

حافظ ذہبی نے تمام کتاب میں اس اصول کو ملحوظ رکھا ہے اور کسی ایسے شخص کا ترجمہ نہیں لکھا جو علم حدیث میں حافظ شمار نہ کیا جاتا ہو۔ چنانچہ خارجہ بن زید بن ثابت (المتوفی ۹۹ھ/۷۱۷ء) اگرچہ فقہاء سبعہ میں شمار کئے جاتے ہیں ان کے متعلق لکھتے ہیں۔ انہ کان قليل الحديث فلهذا لم اذكره في الحفاظ (۱۲) چونکہ وہ قلیل الحدیث تھے۔ اس لئے میں نے ان کو حفاظ حدیث میں شمار نہیں کیا۔ اسی طرح ان لوگوں کا تذکرہ بھی اس کتاب میں نہیں کیا، جو اگرچہ حدیث کے حافظ تھے مگر محدثین کے نزدیک متروک الروایۃ خیال کئے جاتے تھے۔ چنانچہ محمد بن سائب کلبی (المتوفی ۱۳۶ھ/۷۶۳ء) (۱۳) اور واقدی (المتوفی ۲۰۷ھ/۸۲۲ء) (۱۴) وغیرہ کے حافظ حدیث ہونے کے باوجود متروک راوی ہونے کی وجہ سے ان کو حفاظ حدیث میں شمار نہیں کیا ہے۔

حافظ ذہبیؒ نے صحابہ کرامؓ سے لے کر اپنے دور تک کے حفاظ حدیث کے اکیس طبقات قائم کئے ہیں اور اس کتاب میں کل ۱۷۶ تراجم ذکر کئے ہیں۔ اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر تین کبار علماء یعنی ابوالحسن الحسینی (المتوفی ۶۵ھ/۱۳۲۴ء)، حافظ تقی الدین بن فہد (متوفی ۸۷۱ھ/۱۴۶۶ء) اور حافظ جلال الدین سیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء) نے اس پر ذیل لکھے۔ (۱۵)

۳۔ عام روائۃ حدیث پر کتب:

یہ وہ کتابیں ہیں جو عام روائۃ حدیث پر مشتمل ہیں۔ یعنی مخصوص کتب کی روائۃ یا صرف ثقات یا صرف ضعفاء پر مشتمل نہیں بلکہ عام روائۃ حدیث کے تراجم اس میں ذکر ہوتے ہیں۔ ان میں سے مشہور حسب ذیل ہیں:

التاریخ الكبير:

یہ امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری (المتوفی ۲۵۶ھ/۸۶۹ء) (۱۶) کی شہرہ آفاق تصنیف ہے۔ اس کو مصنف نے حروفِ معجم کی ترتیب پر مرتب کیا ہے۔ عہد صحابہ سے لے کر اپنے دور تک تقریباً چالیس ہزار رجال حدیث کے حالات لکھے ہیں۔ جن میں مرد، خواتین، ثقہ اور ضعفاء سب شامل ہیں۔ آپ نے راوی کے نام کے پہلے حروف سے شروع کیا ہے اور اسی طرح راوی کے باپ کے نام کو بھی پہلے حرف کے اعتبار سے لیا ہے۔ تاہم صحابہ کرامؓ کے آباء کے اسماء میں یہ ترتیب ملحوظ نہیں رکھی ہے۔ جن راویوں کے ناموں میں ”محمد“ آتا ہے اُن کو پہلے ذکر کیا ہے۔

راویوں کے ترجمہ کے ساتھ ان کے بارے میں جرح و تعدیل بھی کرتے ہیں۔ امام بخاری کی یہ تصنیف اس فن میں ایک مصدرِ اصلی ہے کیونکہ بعد میں جن علماء نے اس فن میں کتب لکھی ہیں سب نے اسی سے خوشہ چینی کی ہے۔

(ب) الجرح والتعديل:

یہ حافظ ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم الرازی (المتوفی ۳۲۷ھ/۹۳۸ء) (۱۸) کی تصنیف ہے۔ مصنف نے اس کتاب کو حروف تہجی کے مطابق مرتب کیا ہے۔ تاہم صحابہ کرامؓ کے نام پہلے لائے گئے ہیں۔

مصنف راوی، اس کے والد کا نام، اس کی نسبت، کنیت، مشہور شیوخ اور تلامذہ کو ذکر کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ راوی کا بلد سکونت اور اس میں قیام کا عرصہ بھی ذکر کرتے ہیں۔ راوی کے بارے میں جرح و تعدیل کا ذکر اکثر مختصراً کرتے ہیں۔ اور اس میں ائمہ فن کے اقوال کو ذکر کرنے کے ساتھ بالخصوص اپنے والد ابو حاتم رازیؒ اور حافظ ابو زرعة رازیؒ کے اقوال و آراء کو بکثرت نقل کیا ہے۔ پوری کتاب ۱۸۰۵۰ تراجم پر مشتمل ہے۔ ایک جلد میں کتاب کا مقدمہ ہے جس کا نام مقدمة المعرفة لکتاب الجرح والتعديل ہے۔ اس میں علم جرح و تعدیل کی اہمیت اور ائمہ فن کے حالات لکھے گئے ہیں۔ اس کتاب سے علم حدیث کا کوئی طالب علم بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

۴۔ مخصوص کتب حدیث کی رجال پر کتب:

رجال حدیث کی کتابوں میں کچھ کتابیں ایسی ہیں جو کہ مخصوص کتب حدیث کے رجال کی حالات زندگی سے بحث کرتی ہیں۔ جن میں سے مشہور یہ ہیں:

(۱) الهدایة والارشاد فی معرفة اهل الثقة والسداد:

یہ ابونصر احمد بن محمد بن حسین الکلابازی (المتوفی ۳۹۸ھ/۱۰۰۷ء) (۲۰) کی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جن سے امام بخاری نے اپنی ”صحیح“ میں روایات کی تخریج کی ہے۔ (۲۱)

(ب) الجمع بین رجال الصحیحین:

یہ حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر المقدسی المعروف بابن القیصرانی (المتوفی ۵۰۷ھ/۱۱۱۳ء) (۲۲) کی تالیف ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں ابونصر الکلابازی (المتوفی ۳۹۸ھ/۱۰۰۷ء) اور ابوبکر احمد بن علی الاصفہانی المعروف بابن منبویہ (متوفی ۴۳۸ھ/۱۰۴۶ء) کی کتابوں سے صحیحین کے رجال کو جمع کر دیا ہے۔ مصنف نے حروف معجم کی ترتیب پر اس کو مرتب کیا ہے۔ (۲۳)

(ج) رجال صحیح مسلم:

یہ ابوبکر احمد بن علی الاصفہانی المعروف بابن منبویہ (المتوفی ۴۳۸ھ/۱۰۴۶ء) (۲۴) کی تصنیف ہے۔ مصنف نے اس میں صحیح مسلم کے رجال کے حالات قلمبند کئے ہیں۔ (۲۵)

(د) الکمال فی اسماء الرجال:

یہ حافظ عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی الجماعی الحسینی (متوفی ۶۰۰ھ/۱۲۰۳ء) (۲۶) کی تالیف ہے۔ اس میں مصنف نے صحاح ستہ کے رجال کے تراجم ذکر کئے ہیں۔ آپ نے نہایت درجہ تحقیق سے صحاح ستہ کے رجال کا احاطہ کیا ہے۔ آپ نے اپنی کتاب کی ابتداء نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ سے کیا ہے۔ جو کہ مختصراً آپ نے سیرت ابن ہشام سے لیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے رِوَاۃ کے احوال کے بارے میں ائمہ کے اقوال کے بیان کے لئے ایک علیحدہ فصل قائم کی ہے۔ جس کو آپ نے سند متصل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ آپ نے باقی رِوَاۃ سے صحابہ کرامؓ کے تراجم کو منفرد انداز میں ذکر کئے ہیں، چنانچہ ان کو کتاب کی ابتداء میں رکھا ہے اور ان میں بھی عشرۃ مبشرۃ کا تذکرہ پہلے کیا ہے۔ اسی طرح مرد اور خواتین میں یہ فرق رکھا ہے کہ مرد پہلے ذکر کئے ہیں اور خواتین ان کے بعد۔ اس کے بعد باقی رِوَاۃ کو معجم کے طریقے سے لائے ہیں، تاہم ان میں بھی جن ناموں میں ”محمد“ آیا ہے ان کو اس نام کے شرف کے پیش نظر پہلے ذکر کیا ہے۔ کسی راوی سے جب ان چھ کتب (صحاح ستہ) میں روایتیں منقول ہوں تو آپ اس کو ”روی لہ الجماعة“ کا رمز استعمال کرتے ہیں اور جب بخاری اور مسلم کا کسی راوی پر اتفاق ہو تو آپ اس کے لئے ”اتفقا علیہ“ یا ”متفق علیہ“ کا رمز استعمال کرتے ہیں۔ اور جب ان دونوں کے علاوہ کسی اور کتاب میں وارد ہوا ہو تو پھر اس کتاب کا نام لیتے ہیں۔ (۲۷)

(ر) تہذیب الکمال:

یہ حافظ جمال الدین ابوالحجاج یوسف بن عبدالرحمن المزنی (المتوفی ۴۲ھ/۱۳۳۱ء) (۲۸) کی تالیف ہے۔ یہ کتاب درحقیقت حافظ عبدالغنی المقدسی کی ”الکمال فی اسماء الرجال“ کی تہذیب و تصحیح ہے۔ حافظ مزنی نے اس کتاب میں ایسے تراجم بھی ذکر کئے ہیں جو کتب ستہ کے تراجم کے ساتھ اسم یا طبقہ کے لحاظ سے مطابقت رکھتے ہیں، تاکہ کتب ستہ کے تراجم اور دیگر ہم نام تراجم کے مابین تمیز کیا جاسکے۔ آپ نے رِوَاۃ کے تراجم میں راوی کے شیوخ اور تلامذہ کا تذکرہ بھی کیا ہے اور ہر راوی کی جرح یا تعدیل کی ہے۔ راوی کا سن و ولادت اور وفات بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جن کی وجہ سے تراجم خوب لمبے ہو گئے ہیں۔ ان سب تراجم کی ترتیب آپ نے معجم کے طریقے کے مطابق رکھی ہے۔ اصل کتاب ”الکمال“ کے مصنف کے برعکس حافظ مزنی نے اپنی کتاب کی آخر میں چار اہم فصول قائم کئے ہیں۔ جن میں آپ نے (۱) ایسے رجال کا تذکرہ جو اپنے والد یا دادا یا چچا یا ماں وغیرہ کی نسبت سے مشہور ہوئے ہیں۔ جیسے ابن ابجر، ابن الالاح، ابن اشوع، ابن جرج اور ابن علیہ وغیرہ۔ (۲) ایسے رجال جو کسی قبیلہ، شہر یا کوئی کارنامہ وغیرہ کی نسبت سے مشہور ہوئے ہوں۔ جیسے انباری، انصاری، اوزاعی، زہری، شافعی، عدنی، مقابری، صیرفی، فلاس وغیرہ۔ (۳) ایسے رجال جو کسی لقب وغیرہ کی وجہ سے مشہور ہوئے ہوں جیسے اعرج، عמש، بندار، غنڈر، وغیرہ۔ (۴) ایسے مُہِم رجال جو غیر واضح ہوں۔ جیسے فلان عن ابیہ، یاعن جدہ، یاعن اُمہ، یاعن عمہ، یاعن خالہ، یاعن رجل، یاعن امرۃ وغیرہ۔ ان میں جن کے ناموں کے بارے میں آپ کو علم ہو جاتا ہے ان کا نام ذکر کرتے ہیں۔

اس کے رموز مصنف نے اس طرح رکھے ہیں: (ع) برائے صحاح ستہ، (۴) برائے اصحاب السنن الاربعہ، (خ) برائے صحیح بخاری، (م) برائے صحیح مسلم، (د) برائے ابی داؤد، (ت) برائے ترمذی، (س) برائے نسائی، (ق) برائے ابن ماجہ، (خت) برائے تعلیقات امام بخاری، (نخ) برائے الادب المفرد لئام بخاری، (ی) برائے جزء رفع الیدین لئام بخاری، (عخ) برائے غلق افعال العباد، (ذ) برائے جزء القرانۃ خلف الامام، (مق) برائے مقدمہ صحیح مسلم، (مد) برائے مراسیل امام ابوداؤد، (قد) برائے الرد علی اہل القدر، (خد) برائے النسخ والمنسوخ، (ف) برائے کتاب التفرّد، (صد) برائے فضائل انصار، (ل) برائے مسائل، (کد) برائے مسند مالک، (تم) برائے شمائل ترمذی، (سی) برائے عمل الیوم واللیلۃ لئام نسائی، (ص) برائے خصائص علی، (عس) برائے مسند علی، (فق) برائے کتاب التفسیر لابن ماجہ۔ (۲۹)

تذہیب التہذیب:

یہ حافظ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی (المتوفی ۷۴۸ھ / ۱۳۴۷ء) کی تصنیف ہے۔ اس میں مصنف نے علامہ مزنی کی تہذیب الکمال کا اختصار کیا ہے۔ حروف تہجی پر حافظ ذہبی نے اس کو مرتب کیا ہے۔

الکاشف عن رجال الكتب الستہ:

یہ بھی حافظ ذہبی کی تصنیف ہے۔ دراصل یہ تذہیب التہذیب کا اختصار ہے۔ اس میں صرف ان رواۃ کا تذکرہ ہے جن کی روایات کی تخریج صحاح ستہ میں کی گئی ہے۔ جن کتابوں میں ان راویوں سے روایت ہے، ان کے رموز بھی بتا دیتے ہیں۔ رموز مصنف نے اس طرح رکھے ہیں: (خ) برائے بخاری، (م) برائے مسلم، (د) برائے ابوداؤد، (ت) برائے ترمذی، (س) برائے نسائی، (ق) برائے ابن ماجہ۔ اگر صحاح ستہ کسی راوی کے بارے میں متفق ہوں تو اس کو ”ع“ کی رمز سے ظاہر کرتے ہیں، جبکہ ”م“ کی رمز اس حالت میں ہے جب مؤلفین سنن اربعہ کسی راوی کے بارے میں متفق ہوں۔ (۳۰)

تہذیب التہذیب:

یہ حافظ احمد بن علی المعروف بابن حجر العسقلانی (المتوفی ۸۵۲ھ / ۱۴۴۸ء) کی تالیف ہے۔ یہ کتاب دراصل حافظ مزنی کی کتاب ”تہذیب الکمال“ کا اختصار اور تہذیب ہے۔ مصنف نے اس میں یہ منہج اپنایا ہے کہ تہذیب الکمال کے تمام رجال کو جوں کا توں رہنے دیا ہے۔ بلکہ جہاں جہاں ضرورت محسوس کی ہے ان کی تفصیل مزید بڑھائی ہے۔ کسی راوی کے مشہور احفظ اور معروف شیوخ بیان کر کے باقی شیوخ کو حذف کیا ہے۔ تاکہ بے جا طوالت سے بچا جاسکے۔ تاہم اگر کہیں کسی راوی کا ترجمہ مختصر ہے، تو آپ نے اس میں کچھ بھی حذف نہیں کیا ہے۔ اور اگر متوسط درجے کا ترجمہ ذکر ہوا ہے تو آپ نے شیوخ کے تذکرے کو مختصر کر کے لکھا ہے۔ جہاں جہاں حافظ مزنی نے طویل احادیث بیان کئے ہیں۔ ان کو آپ نے حذف کیا ہے۔ آپ نے جرح و تعدیل میں اختصار سے کام لیا

فن اسماء الرجال کی درجہ بندی

ہے۔ آپ نے کسی ترجمہ کے بارے میں جہاں کہیں اضافہ کیا ہے وہاں ”قلت“ کے لفظ سے شروع کیا ہے۔ یہ کتاب اہل نظر اور اہل تحقیق کے لئے ایک مایہ ناز سرمایہ ہے اور بہت سارے فوائد کی حامل ہے۔ (۳۱)

تقریب التہذیب:

یہ بھی حافظ ابن حجر العسقلانی کی کتاب ہے۔ جو انہوں نے اپنی کتاب ”تہذیب التہذیب“ سے اختصار کیا ہے۔ آپ راوی اور راوی کے باپ اور دادا کا نام ذکر کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ نسبت، کنیت اور لقب ذکر کرتے ہیں۔ جن راویوں کے ناموں میں اشکال ہے ان کو حروف کے ساتھ منضبط کیا ہے۔ آپ کسی راوی کے بارے میں جرح و تعدیل کے حکم کو مختصر عبارت میں بیان کرتے ہیں۔ جیسے ”ثقة“، ”ثبت“، ”صدوق“ اور ”ضعیف“ وغیرہ۔ آپ نے جرح و تعدیل کے لئے ۱۲ مراتب قائم کئے ہیں۔ (۳۲)

خلاصہ تہذیب التہذیب الکمال:

یہ حافظ صفی الدین احمد بن عبد اللہ الخرزرجی (المتوفی ۹۲۳ھ / ۱۵۱۷ء) (۳۳) کی تالیف ہے۔ یہ حافظ ذہبی کی کتاب تہذیب التہذیب الکمال کا خلاصہ ہے۔ آپ نے اس کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ یہ میں نے تہذیب التہذیب الکمال سے مختصر کر کے اسماء رجال کے موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے۔ میں نے اس میں مفید قسم کے فوائد کا اضافہ کیا ہے اور معتمد کتب سے اس میں تراجم وغیرہ مستند طریقے سے نقل کئے ہیں۔

اس کتاب کا منہج یہ ہے کہ مصنف نے راوی کے مشہور شیوخ اور تلامذہ ذکر کئے ہیں۔ علماء جرح و تعدیل کے کلمات کو ان کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ زیادہ تر تراجم میں آپ راویوں کی احادیث کی تعداد بھی ذکر کرتے ہیں۔ مصنف نے اس کتاب کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ قسم اول مردوں کے تراجم کے لئے مخصوص ہے۔ جبکہ قسم ثانی میں عورتوں کے تراجم ذکر ہیں۔

پہلے اسماء کو اور اس کے بعد کنیتوں کو علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے اور آخر میں خاتمہ کو آٹھ فصلوں میں تقسیم کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مصنف نے اس تلخیص و اختصار میں انتہائی کوشش سے کام لیا ہے۔ تاہم اس سے بھی صرف نظر نہیں کیا جاسکتا کہ مصنف نے بہت سے تراجم میں جرح و تعدیل کو نظر انداز کیا ہے اور یہ اس کتاب کی قدر و قیمت میں واضح کمی ہے۔ اسی طرح بہت سے تراجم میں تاریخ وفات کو ذکر نہیں کیا ہے۔

اس کے بالمقابل حافظ ذہبی اور حافظ ابن حجرؒ کی تلخیصات میں یہ تشکیکی نہیں۔ (۳۴)

۵. کتب ثقات:

اس نوع کے بارے میں بکثرت حفاظ حدیث اور ناقدین نے کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ثقات سے متعلق مشہور کتب درج ذیل ہیں:

(ا) کتاب الثقات :

یہ حافظ ابو حاتم محمد بن حبان البستی (المتوفی ۳۵۴ھ/۹۶۵ء) (۳۵) کی تصنیف ہے۔ مصنف نے اس کتاب کو طبقات مطابق مرتب کیا ہے، جو اس طرح ہیں:

پہلا طبقہ: صحابہ کرامؓ
تیسرا طبقہ: اتباع تابعینؓ
دوسرا طبقہ: تابعین کرامؓ
چوتھا طبقہ: تبع اتباع تابعینؓ

مصنف نے ہر طبقہ کے تحت تمام راویوں کے نام حروف ہجاء کے ترتیب سے رکھے ہیں۔

امام ابو حاتم نے بعض راویوں کو ثقات میں شمار کیا ہے اور پھر انہی راویوں کو اپنی کتاب ”الضعفاء والمجر وحین“ میں ضعیف راوی ٹھہرایا ہے، ان کے اس شیوہ کو اگر اجتہاد کی تبدیلی سے تعبیر نہ کیا جائے، تو اس کو غفلت و سہو پر محمول کریں گے۔

اس کتاب میں مصنف کا طریق کار یہ ہے کہ ہر اس راوی کا ذکر کرتے ہیں جس کے بارے میں کوئی جرح منقول نہ ہو۔ اگرچہ وہ راوی مجہول ہو اور اس کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہ ہو۔ عادل راوی کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ عادل راوی اس کہتے ہیں جس کے بارے میں کوئی جرح منقول نہ ہو۔ جرح عدالت کی ضد ہے لہذا جس شخص کے بارے میں جرح منقول نہ ہوگا عادل راوی ہوگا۔ (۳۶)

(ب) تاریخ اسماء الثقات :

یہ عمر بن احمد بن شاہین (المتوفی ۳۸۵ھ/۹۹۵ء) (۳۷) کی تصنیف ہے۔ اس کو مصنف نے حروف معجم کی ترتیب پر مرتب کیا ہے۔ تراجم میں راوی اور اس کے والد کے نام پراکتفا کیا ہے۔ ہر راوی کے بارے میں ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال نقل کئے ہیں بعض اوقات تراجم کے ساتھ راوی کے شیوخ اور تلامذہ کو ذکر کرتے ہیں (۳۸)

۶. کتب ضعیفاء :

اس نوع پر مشتمل کتب کی تعداد زیادہ ہے۔ جن میں سے مشہور یہ ہیں:

۱. الضعیفاء الصغیر :

یہ امام محمد بن اسماعیل بخاری (المتوفی ۲۵۶ھ/۸۶۹ء) کی تصنیف ہے۔ آپ نے اس کو حروف معجم کی ترتیب پر مرتب کیا ہے۔ (۳۹)

ب. الضعیفاء والمترو کین :

یہ حافظ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی نسائی (المتوفی ۳۰۳ھ/۹۱۵ء) (۴۰) کی تالیف ہے۔ اس کو مصنف نے حروف

فن اسماء الرجال کی درجہ بندی

تہجی پر مرتب کیا ہے۔ امام نسائی نے اپنی کتاب میں بہت سے ثقات کو ضعیف کہہ دیا ہے۔ حتیٰ کہ ان میں امام ابو حنیفہ (المتوفی ۱۵۰ھ/۷۶۷ء) کو بھی شمار کیا ہے۔ (۴۱)

ج. کتاب الضعفاء الکبیر:

یہ ابو جعفر محمد بن عمرو العقیلی (المتوفی ۳۲۳ھ/۹۳۴ء) کی تالیف ہے۔ مصنف نے حروف تہجی پر اس کو مرتب کیا ہے۔ ضعیف رواۃ کے علاوہ کذابین اور وضاعین کو بھی ذکر کیا ہے۔ (۴۳)

د. الکامل فی ضعف الرجال:

یہ حافظ ابو احمد عبد اللہ بن محمد بن عدی الجرجانی (المتوفی ۳۶۵ھ/۹۷۵ء) کی تصنیف ہے۔ مصنف نے اپنی کتاب میں ہر اس راوی کا ذکر کیا ہے جس پر کسی محدث نے کلام کیا ہے۔ خواہ وہ رجال صحیحین ہی کے کیوں نہ ہوں۔ اس لئے کسی ثقہ راوی پر ابن عدی کی جرح کو دیکھ کر فیصلے میں غفلت نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ مزید تحقیق و تفتیش کرنی چاہئے۔ تاہم یہ اپنے موضوع پر جامع اور اہم کتاب قرار دی گئی ہے۔ علماء متاخرین نے بکثرت اس سے استفادہ کیا ہے۔ (۴۵)

ر. میزان الاعتدال:

یہ حافظ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی (المتوفی ۴۸۷ھ/۱۳۴۷ء) کی تصنیف ہے۔ آپ نے اس کتاب کو اپنی تصنیف ”المغنی فی الضعفاء“ کے بعد تصنیف کیا ہے۔ جس میں رواۃ کی اعداد و شمار اور عبارات کو ”المغنی“ میں دیئے گئے عبارات اور رواۃ کی تعداد سے زیادہ کر کے بیان کیا ہے۔ امام ذہبی نے اس کتاب میں درجہ ذیل پنج اختیارات کیا ہے۔
راویوں کا تذکرہ حروف معجم کی ترتیب پر مرتب کیا ہے اور یہی طریقہ رواۃ کے آباء کے آسماء میں بھی اپنایا ہے۔
ثقہ راوی کے لئے ”صح“، کارمز مقرر کیا ہے۔

جہاں کہیں بھی جب آپ کسی راوی کے بارے میں کہتے ہیں کہ ”ہو مجہول“ اور اس کے لئے کسی معین قائل کی سند نہیں لاتے تو وہ ابو حاتم کا قول ہوتا ہے۔ اور اگر کسی راوی کے بارے میں کہتے ہیں کہ ”فیہ جہالۃ او کثرة اولایعرف“ وغیرہ تو یہ امام ذہبی کا اپنا قول ہوتا ہے۔ اسی طرح جب کسی کے بارے میں ثقہ، صالح، صدوق، لین وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں تو یہ بھی ان کے اپنے اقوال ہوتے ہیں۔

امام ذہبی نے اس کتاب میں کئی قسم کے رواۃ ذکر کئے ہیں:

- ۱۔ کذابین یعنی جھوٹے راوی
- ۲۔ الوضاعین المتعمدین۔ یعنی جان بوجھ کر حدیث وضع کرنے والے۔

- ۳۔ ایسے راوی جن کا کسی سے سماع ثابت نہ ہو۔ مگر وہ ایسے کہتے ہوں کہ ہم نے اس حدیث کو فلاں فلاں سے سنا ہے۔
- ۴۔ ایسے راوی جن پر حدیث وضع کرنے یا جھوٹ و افتراء باندھنے کی تہمت ہو۔
- ۵۔ ایسے متروک راوی جن کی خطائیں کثرت سے ہوں۔ جس کی وجہ سے ان کی احادیث متروک کی گئی ہوں اور ان کی روایات پر اعتماد نہ رہا ہو۔

۶۔ ایسے حفاظ جن کی دینی حیثیت یا ان کی عدالت میں سبکی ہو۔

- ۷۔ ایسے حفاظ حدیث جن کے حفظ میں ہلکا پن ہو۔ جس کی وجہ سے وہ اغلاط اور اوہام میں مبتلا ہوتے ہوں۔ تاہم ان کی احادیث متروک نہیں ہوں گی بلکہ شواہد میں ان کو قبول کیا جائے گا۔ البتہ حرام و حلال میں ازراہ حزم و احتیاط وہ قابل عمل نہیں ہوں گی۔
- ۸۔ ایسے رواۃ جن میں کچھ نہ کچھ کمزوری ہو۔ جس کی وجہ سے وہ مثبت، ثقہ اور متقن راویوں کے درجے تک نہیں پہنچ پاتے۔
- ۹۔ ایسے بہت سے راوی جو مجہول ہوں اور جن کے بارے میں ابو حاتم الرازی نے جہالت کی مہر ثبت کی ہو یا اس کے علاوہ کسی ماہر فن نے ان کے بارے میں ”لا یعرف“ او ”فیہ جہالۃ“ او ”یجہل“ وغیرہ کے الفاظ کہے ہوں۔ جن کی وجہ سے وہ مجہول اور غیر متحج کے درجے تک گرا آتے ہیں۔
- ۱۰۔ ایسے ثقہ راوی جن میں بدعت کا فساد موجود ہو۔

امام ذہبیؒ کی یہ تصنیف اپنے موضوع کے لحاظ سے ایک مایہ ناز اور شہرہ آفاق کتاب ہے۔ یہ ۱۰۹۰ء تراجم پر مشتمل ہے۔ (۳۶)

ز. لسان المیزان:

یہ حافظ احمد بن علی المعروف بابن حجر عسقلانی (المتوفی ۸۵۲ھ/۱۴۴۸ء) کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب امام ذہبیؒ کی کتاب میزان الاعتدال کیلئے لسان ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے رواۃ کے تراجم امام ذہبیؒ کی طرح معجم کے طریقے سے ترتیب دیئے ہیں۔ پھر معروف قسم کے راویوں کا ذکر ان کی کنیتوں سے کیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے مبہم راویوں کا تذکرہ کیا ہے۔ اور ان کو تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے جو اس طرح ہیں:

- ۱۔ منسوب
 - ۲۔ وہ راوی جو اپنے قبیلہ یا کسی صنعت سے مشہور ہوئے ہیں۔
 - ۳۔ وہ راوی جو کسی اضافت سے مشہور ہیں۔
- مصنف نے بہت سی جگہوں پر ابن عدی وغیرہ سے اختلاف بھی کیا ہے۔ اور اپنی مستقل رائے کو بھی بیان کیا ہے۔ (۴۷)

۷. کتب رجال بلاد مخصوصہ:

اس نوع کی تصنیفات میں مؤلفین کسی خاص شہر یا علاقے کے علماء لغت و ادب، راویان شعر اور رجال علم و فکر کے احوال و

فن اسماء الرجال کی درجہ بندی

واقعات ذکر کرتے ہیں۔ وہاں کے اصل باشندوں اور باہر سے آنے والے علماء و فضلاء کے تراجم کے ضمن میں کافی مقدار میں ہمیں محدثین حضرات کے تذکرے ملتے ہیں۔ ان کے ثقہ اور غیر ثقہ ہونے سے آگاہی ہمیں ان تذکروں کی مدد سے ہوتی ہے۔ اسی لئے یہ کتب بھی رواۃ کی معرفت میں خاصی اہمیت رکھتی ہیں۔ اس نوع کی کتب میں سے مشہور یہ ہیں:

۱. تاریخ واسطی:

یہ ابوالحسن اسلم بن سہل الواسطی (المتوفی ۲۸۸ھ/۹۰۱ء) (۴۸) کی تصنیف ہے۔ اسی میں مصنف نے واسطہ شہر کے مشہور اعیان کا ذکر کیا ہے۔ (۴۹)

ب. تاریخ بغداد:

یہ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد خطیب بغدادی (المتوفی ۴۹۳ھ/۱۰۹۹ء) (۵۰) کی جلیل القدر اور نہایت مفید کتاب ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے بغداد کی شخصیات اور وہاں سے آنے والوں کا تذکرہ اور مختلف فوائد لکھے ہیں۔ اس کو مصنف نے حروف تہجی پر مرتب کیا ہے۔ یہ کتاب ۸۳۱ حضرات کے تذکروں پر مشتمل ہے۔ (۵۱)

ج. اخبار اصفہان:

یہ ابونعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی (المتوفی ۴۳۰ھ/۱۰۳۸ء) (۵۲) کی تصنیف ہے۔ (۵۳)

د۔ تاریخ دمشق:

یہ حافظ ابوالقاسم علی بن حسین (ابن عساکر) دمشقی (المتوفی ۵۷۱ھ/۱۱۷۵ء) (۵۴) کی جامع تصنیف ہے۔ یہ کتاب اسی (۸۰) سے زائد جلدوں میں تھی۔ (۵۵)

ر. تاریخ جرجان:

یہ ابوالقاسم حمزہ بن یوسف السبھی (المتوفی ۴۲۷ھ/۱۰۳۵ء) (۵۶) کی تالیف ہے۔ (۵۷)

حواشی و حوالہ جات

- ۱- الاصابة فی تميز الصحابه، ابن حجر، شهاب الدين احمد بن علي بن حجر (المتوفى ۵۲ھ/ ۱۲۴۸ء) مطبعة مصطفى مصر ۱۳۵۸ھ، مقدمہ، پیرنگر، ۲/۱۔
- ۲- سير اعلام النبلاء، الذهبي، امام شمس الدين ابو عبد الله محمد بن احمد بن عثمان (المتوفى ۴۸ھ/ ۱۳۴۷ء) مکتبہ موسسة الرسالة، بیروت طبع اول ۱۹۸۲ء، ۱۱/۱۸۱، وفیات الاعیان و انباء ابناء الزمان، ابن خلکان، ابو العباس شمس الدين احمد بن محمد بن ابی بکر (المتوفى ۶۸۱ھ/ ۱۲۸۲ء) منشورات رضی قم ایران ۱۹۴۴ء، ۲/۴۵۷، شذرات الذهب فی اخبار من ذهب، ابن العماد، ابو الفلاح عبدالحی بن العماد الحسنبی (المتوفى ۱۰۸۹ھ/ ۱۶۷۸ء) دار الفکر بیروت طبع اول ۱۹۷۹ء، ۳/۳۱۴۔
- ۳- الاستیعاب کئی دفعہ طبع ہو چکی ہے۔ علی محمد البجاوی کی تحقیق سے مطبعة نهضة مصر سے چار جلدوں میں طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔
- ۴- طبقات الشافعية الكبرى، السبکی، تاج الدين ابو نصر عبد الوهاب بن علی بن عبد الکافی (المتوفى ۷۱ھ/ ۱۳۵۰ء) مطبعة عيسى البابي الحلبي قاہرہ ۱۹۶۴ء، ۵/۱۲۷؛ كشف الظنون عن اسامي الكتب والفنون، حاجی خلیفہ، مصطفیٰ بن عبد اللہ (المتوفى ۱۰۶۷ھ/ ۱۶۵۶ء) منشورات مکتبۃ المثنیٰ، بغداد، ص ۸۲، ۷۹، ۵۷۱، ۱۳۸۰، ۱۴۱۰۔
- ۵- اسد الغابة فی معرفة الصحابه دار احیاء التراث العربی بیروت سے ۱۹۹۶ء میں طبع جدیدہ محققہ، عمدہ اور ملون طباعت کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔
- ۶- شذرات الذهب، ۶/۲۵۲؛ معجم المؤلفين، کمالہ، عمر رضا، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۷/۲۲۹۔
- ۷- الاصابة کئی دفعہ طبع ہو چکی ہے۔
- ۸- تاریخ بغداد، خطیب بغدادی، حافظ ابو بکر احمد بن علی (المتوفى ۶۳۳ھ/ ۱۰۷۰ء) مکتبۃ السعادة مصر ۱۹۹۸ء، ۵/۳۳۱-۳۳۲، الفهرست، ابن النديم، ابو الفراج عمر بن ابی یعقوب اتحق (المتوفى ۳۳۸ھ/ ۱۰۲۶ء) راوی آفست پرنٹنگ تہران ایران ۱۹۷۳ء، ۱/۹۹؛ الانساب، السمعانی، ابی سعد السمعانی، (المتوفى ۵۶۲ھ/ ۱۱۶۶ء) مطبعة دار المعارف العثمانیہ حیدر آباد دکن ہند ۱۹۶۶ء، ۱/۴۷۰۔
- ۹- الطبقات الکبریٰ سب سے پہلے لندن میں ۱۳ جلدوں میں طبع ہوئی، اب مصر و بیروت سے آٹھ جلدوں میں چھپ چکی ہے۔
- ۱۰- الطبقات الشافعية للسبکی، ۵/۲۱۶؛ الدرر الكامنة، ابن حجر شهاب الدين احمد بن علي بن حجر العسقلانی (المتوفى ۸۵۲ھ/ ۱۴۳۸ء) دارہ المعارف العثمانیہ حیدر آباد دکن ہند ۱۳۳۰ھ، ۳/۳۳۷؛ النجوم الزاهرة فی ملوک مصر والقاهرة، ابن تخری بردی، جمال الدين ابو الحسن يوسف بن تخری (المتوفى ۸۷۴ھ/ ۱۴۶۹ء) وزارة الثقافة والارشاد القومي مصر ۱۳۸۳ھ، ۱۰/۱۸۲؛ البدر الطالع، الشوكاني، محمد بن علي بن محمد (المتوفى ۱۲۵۰ھ/ ۱۸۳۳ء) مطبعة السعادة مصر ۱۳۳۸ھ، ۲/۱۱۰-۱۱۲۔
- ۱۱- تذکرہ الحفاظ، الذهبي، شمس الدين محمد بن احمد بن عثمان (المتوفى ۷۷۸ھ/ ۱۳۴۷ء) دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۹۸ء، ۷/۷۱۔
- ۱۲- ایضاً ۱/۷۱۔
- ۱۳- میزان الاعتدال فی نقد الرجال، الذهبي، شمس الدين محمد بن احمد بن عثمان (المتوفى ۷۷۸ھ/ ۱۳۴۷ء) تحقیق، علی محمد البجاوی، مکتبۃ الاثریہ ساکنہ گلہل شیخوپورہ پاکستان، ۳/۵۵۶-۵۵۹۔

فن اسماء الرجال کی درجہ بندی

- ۱۴۔ ایضاً: ۶۶۲-۶۶۶۔
- ۱۵۔ یہ کتاب کئی دفعہ طبع ہو چکی ہے۔ البتہ جسیٹی، ابن فہد اور سیوطی ان تینوں حضرات کے ذیل کے ساتھ ”مجموعہ تذکرۃ الحفاظ“ کے نام سے محدث کوثری کی تصحیح و تعلیق کے ساتھ مطبع التوفیق سے ۱۳۴۲ھ میں شائع ہو چکی ہے۔
- ۱۶۔ سیر اعلام النبلاء، ۸/۲۳۴: الفہرست لابن النديم، ۲۳۰/۱: تہذیب الاسماء واللغات، اللنووی، ابو زکریا محی الدین بن شرف (المتوفی ۶۷۶ھ/۱۲۷۷ء) دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱/۶۷-۷۶؛ تہذیب التہذیب، ابن حجر، احمد بن علی بن حجر العسقلانی (المتوفی ۸۵۲ھ/۱۴۳۸ء) داراحیاء التراث بیروت ۱۹۹۳ء، ۹/۴۷-۵۵۔
- ۱۷۔ تاریخ کبیر دارالکتب العلمیہ بیروت سے ۱۹۷۷ء میں چھپ چکی ہے۔
- ۱۸۔ تذکرۃ الحفاظ، ۳/۳۲-۳۶: شذرات الذهب، ۲/۳۰۸-۳۰۹: طبقات الشافعیہ للسبکی، ۳/۳۶۲۔
- ۱۹۔ الجرح والتعديل دائرۃ المعارف حیدرآباد سے ۹ جلدوں میں ۱۳۷۳ھ میں طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔
- ۲۰۔ سیر اعلام النبلاء، ۱۱/۲۱-۲۰: تذکرۃ الحفاظ، ۳/۱۵۵-۱۵۴: العبر فی خبر من غیر، الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (المتوفی ۷۴۸ھ/۱۳۴۷ء) کویت ۱۳۸۰ء، ۳/۶۷۔
- ۲۱۔ اس کا قلمی نسخہ دارالکتب المصریہ قاہرہ میں موجود ہے۔ فن اسماء الرجال ندوی، مولانا تقی الدین، سعید ایچ ایم کمپنی کراچی، ص ۸۸-۸۹۔
- ۲۲۔ العصر، ۴/۱۴: تذکرۃ الحفاظ، ۴/۲۷: لسان المیزان، ابن حجر شہاب الدین علی بن حجر العسقلانی (المتوفی ۸۵۲ھ/۱۴۳۸ء) دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن ہند ۱۳۳۰ھ، ۵/۲۰۔
- ۲۳۔ دائرۃ المعارف العثمانیہ ہند سے یہ کتاب ۱۳۲۳ھ میں چھپ چکی ہے۔
- ۲۴۔ سیر اعلام النبلاء، ۱۱/۹۶: شذرات الذهب، ۳/۲۳۳: کشف الظنون، ص ۸۸۔
- ۲۵۔ اس کا قلمی نسخہ دارالکتب المصریہ قاہرہ میں موجود ہے۔ اصول التخریج ودراسة الاسانید، طحان، دکتور محمود طحان، مکتبۃ المعارف ریاض، ص ۱۵۶۔
- ۲۶۔ سیر اعلام النبلاء، ۱۳/۱۰۱: النجوم الزاہرہ، ۶/۱۸۵-۱۸۶: شذرات الذهب، ۴/۳۴۵: حسن المحاضرہ، السیوطی، حافظ جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر (المتوفی ۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء) مکتبۃ السعادتہ مصر ۱۳۲۲ھ، ۱/۲۰۰۔
- ۲۷۔ اس کتاب کا قلمی نسخہ دارالکتب المصریہ قاہرہ میں موجود ہے۔ فن اسماء الرجال، ص ۹۱۔
- ۲۸۔ تذکرۃ الحفاظ، ۴/۱۹۳: الدرر الكامنة، ۴/۲۸۲۔
- ۲۹۔ یہ کتاب موسسۃ الرسالۃ بیروت سے پہلی بار ۱۴۰۰ھ میں بشار عواد کی تحقیق کے ساتھ چھپ چکی ہے۔
- ۳۰۔ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کے کتب خانے میں ”الکاشف“ کا قلمی نسخہ موجود ہے۔ محمد عوام کی تحقیق سے مکتبہ دارالقبیلہ سے ۱۹۹۲ء میں یہ چھپ چکی ہے۔
- ۳۱۔ یہ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد سے ۱۳۲۵ھ میں چھپ چکی ہے۔
- ۳۲۔ یہ متعدد بار قاہرہ سے چھپ چکی ہے۔
- ۳۳۔ معجم المؤلفین، ۱/۲۸۸:

فن اسماء الرجال کی درجہ بندی

۳۴۔ یہ کتاب مکتبۃ المطبوعات الاسلامیہ بیروت اور حلب سے عبدالفتاح ابوعدہ کے حاشہ کے ساتھ طبع ہو چکی ہے۔

۳۵۔ سیر اعلام النبلاء، ۱۰/۱۶۶: طبقات الشافعیہ للسبکی، ۲/۱۴۱: النجوم الزاہرہ، ۳/۳۴۲: شذرات الذهب، ۳/۱۶

۳۶۔ دائرة المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن سے یہ کتاب چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔

۳۷۔ تذکرۃ الحفاظ، ۳/۱۲۹: العبر، ۳/۲۹: الرسالة المستطرفة، الکتانی، محمد بن جعفر (المتوفی ۱۳۳۵ھ / ۱۹۲۶ء) نور محمد کارخانہ کتب کراچی، ص ۳۸

۳۸۔ اس کا قلمی نسخہ مکتبۃ الجامع الکبیر صنعاء دمشق میں موجود ہے۔ اصول التخریج ودراستہ الاسانید، ص ۱۷۵

۳۹۔ یہ امام بخاریؒ کی تاریخ الصغیر کے ساتھ لکھنؤ سے ۱۳۲۵ھ میں چھپ چکی ہے۔ نیز دارالواعی حلب سے ۱۳۹۶ھ میں محمود ابراہیم زائد کی تحقیق سے طبع ہو چکی ہے۔

۴۰۔ وفيات الاعیان، ۱/۷۷: تذکرۃ الحفاظ، ۲/۱۹۴، سیر اعلام النبلاء، ۱۱/۱۲۵: شذرات الذهب، ۲/۲۳۹

۴۱۔ یہ کتاب دارالعلم بیروت سے ۱۹۸۵ء میں عبدالعزیز السیروان کی تحقیق سے شائع ہو چکی ہے۔

۴۲۔ العبر، ۲۶/۱۹۴: سیر اعلام النبلاء، ۱۵/۲۳۶-۲۳۹: تذکرۃ الحفاظ، ۳/۳۶

۴۳۔ یہ کتاب دکتور عبدالمعطی امین قلعجی کی تحقیق و توثیق سے دارالکتب العلمیہ بیروت سے ۱۹۹۸ء میں چھپ چکی ہے۔

۴۴۔ العبر، ۲/۳۳۷: شذرات الذهب، ۳/۵: سیر اعلام النبلاء، ۱۶/۱۵۴

۴۵۔ ۱۴۰۴ھ میں یہ دارالفکر بیروت سے آٹھ جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

۴۶۔ یہ کئی دفعہ طبع ہو چکی ہے۔ تاہم دارالمعرفہ بیروت سے ۱۳۸۲ھ میں علی محمد البجاوی کی تحقیق سے چار جلدوں میں نہایت عمدہ صورت میں شائع ہو چکی ہے۔

۴۷۔ لسان المیزان حیدرآباد دکن سے ۱۳۲۹ھ میں شائع ہوئی تھی اور اب بیروت سے نہایت ہی عمدہ اور دیدہ زیب شکل میں موسسۃ العلمی للمطبوعات بیروت سے شائع ہوئی ہے۔

۴۸۔ تذکرۃ الحفاظ، ۲/۱۷۲: میزان الاعتدال، ۱/۲۱۱: لسان المیزان، ۱/۳۸۸: شذرات الذهب، ۲/۲۱۰

۴۹۔ یہ مطبعتہ المعارف بغداد سے کورکیس عواد کی تحقیق سے ۱۹۶۸ء میں چھپ چکی ہے۔

۵۰۔ العبر، ۳/۲۵۳: وفيات الاعیان، ۱/۹۲-۹۳: شذرات الذهب، ۳/۳۱۱: الرسالة المستطرفة، ص ۴۵

۵۱۔ مطبعتہ السعادة قاہرہ مصر سے ۱۳۳۹ھ میں چودہ جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

۵۲۔ وفيات الاعیان، ۱/۹۱، العبر، ۱/۷۰، سیر اعلام النبلاء، ۱۸/۴۵۳: شذرات الذهب، ۳/۲۳۵

۵۳۔ یہ حیدرآباد دکن سے ۱۹۳۱ء میں شائع ہو چکی ہے۔

۵۴۔ وفيات الاعیان، ۳/۳۰۹: طبقات الشافعیہ للسبکی، ۷/۲۱۵: شذرات الذهب، ۲/۲۳۹: تذکرۃ الحفاظ، ۴/۱۰۸

۵۵۔ اس کی ۳۷ جلدیں قاہرہ کے مشہور کتب خانہ دارالکتب المصریہ میں مخطوط موجود ہے۔ دارالفکر بیروت سے ۱۴۱۵ھ میں محب الدین ابی سعید عمر بن غرامہ العمری کی تحقیق سے طبع ہو چکی ہے۔

۵۶۔ تذکرۃ الحفاظ، ۳/۱۹۳: سیر اعلام النبلاء، ۱۱/۱۰۳: کشف الظنون، ص ۵۵، ۲۸۱، ۲۹۰

۵۷۔ دائرة المعارف العثمانیہ ہند سے ۱۳۶۹ھ میں عبدالرحمن المعلمی کی تحقیق سے چھپ چکی ہے۔